

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْقَلَمَ أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْعَقْلَ
أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ رُوحِي أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي

رساله شریفہ مجالہ منیفہ
روحِ جہانِ مستی



ترتیب و تدوین

حجتہ الاسلام علامہ آقے السید محمد ابوالحسن الموسوی المشہدی
دام ظلہ الشریف

دار التبلیغ الجعفریہ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رسالہ شریفہ مجالہ منیفہ
روحِ جہانِ مستی

تالیف

حجۃ الاسلام علامہ آغا السید محمد ابوالحسن الموسوی المشہدی دام ظلہ

الأوقاف

موقع الأوقاف

Awhad.com

پوسٹ بکس نمبر ۱۵۲۵
اسلام آباد - پاکستان

دار التبلیغ الجفریہ

الله أكبر
محمد بن عبد الله

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على نقطة ذاتورة المتكويين و
علة للعالمين واهلية الطيبين الطاهرين ولعنة الله على اعدائهم ونامبي حقوقهم
ونامبي شيعة همكتي فضا نلهم من الجن والانس من الاولين والآخرين الى يوم الدين -

پیش گفتار

حدیث قدسی میں ارشاد باری تعالیٰ ہے -

كنت كثرًا مخفياً فاجبت ان اعرف فخلقت الخلق لاعرف
میں مخفی خزانہ تھا میں نے چاہا کہ مجھ کو جانوں میں نے خلق اول کو اپنی معرفت کے بے خلق فرمایا۔
تجلیات اشعہ انوار حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی تغاسیر عرفاء شامخین و علماء کاملین
نے اپنے بیانات میں فرمائی ہے۔ اس وقت حضرت استاذی المعظم شیخنا الاعظم آیتہ اللہ
العظمیٰ الامام المصلح المیزان حسن الحائری الاحقاقی ادام اللہ ظلہ العالی علی رؤس المؤمنین والمریدین
کا ایک بصیرت افروز بیان حقیقت ترجمان پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔
حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ عقل کل صادر اول مرکز انتشار انوار جہاں اور مینار عالم امکان ہے
انا امرسلنک شاہداً و مبشراً و ذیلاً و داعیاً الی اللہ باذنتہ و سر اجامنیوا
یہ وجود مقدس لائکہ و انبیاء کا استا ہے۔ اور زمین و آسمان پہاڑ و دریا میں اور
اجسام و اجرام کے ظاہر و باطن میں جو نور آپ دیکھتے ہیں۔ وہ اس نور الانوار
احمد مختار صلوة اللہ علیہ وآلہ الاطہار کے نور کا پر تو ہے۔ شب تاریک میں حضرت
موسٰی علیہ السلام نے جس شعلہ نور سے راہنمائی حاصل کی تھی اور کوہ طور پر
جس نور کی تجلی سے حضرت کلیم کو غش آگیا تھا اور بیت اللہ میں شب ولادت حضرت
میسع علیہ السلام کو جس نور نے بشارت دی۔ یہ اس دریا نے نور سے ایک
قطرہ ہے۔ جو حضرت عقل کل کی تجلیات کا اثر ہے۔ ورنہ خداوند عالم تو کسی کو نظر
نہیں آتا ہے۔ جو نظر آئے گا۔ وہ جسم ہو گا۔ اور تجسیم حق تعالیٰ کا اعتقاد رکھنے
والا کافر و زندقہ ہے۔ ہم فقط یہ کہتے ہیں کہ حضرت صادر اول مظہر نور حق
تعالیٰ مرآت تجلیات خداوند متعال ہے۔

تعالیٰ مراّت تجلیات خداوند متعال ہے۔ اے
اس حقیقت نورانیہ کے اشعہ انوار کے بعض پہلوؤں کو اجمالاً ہم نے رسالہ
ہذا میں بیان کیا ہے۔ مفصلاً ہماری کتب انوار العقائد خلیقۃ اللہ فی العالمین شواہد
الولایت جزاقل و جز دوم اور اربعین میں ملاحظہ فرمائیں۔

زیر نظر رسالہ شریفہ (روح جہاں ہستی) عیدِ عید
میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ کے مبارک موقع پر مومن کے دست بوس کرنے کا شرف
حاصل کر رہے ہیں۔ اس عظیم اور پرست مرتب موقع پر مقامات معنویہ اور مناقب نورانیہ محمدیہ
صلی اللہ علیہ وآلہ کا تذکرہ سنت الہی ہے۔ اس لیے کہ خداوند عالم نے وَفَعْنَا لَكَ
ذِكْرَكَ کہہ کر ذکرِ مصطفیٰ کو بلند فرمایا۔ لہذا جس کے فضائل و مناقب خدا بیان فرمائے
نجدی خالصی بے دین ملال کیسے بند کر سکتا ہے۔

خداوند کریم ہم سب کو فتنہ تقصیر کی بیخ کنی اور فضائل نورانیہ کی اشاعت کی زیادہ سے زیادہ
توجیہ عطا فرمائے بحق محمد وآلہ الطاہرین صلوة اللہ علیہم اجمعین۔

موسوی مشہدی

دار التبلیغ الجعفریہ پاکستان

باب اول حقیقۃ نورانیہ محمدیہ

حقیقت نورانیہ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ و آلہٖ و سلم کی شعاع اور نقطہ کائنات ہے یہی اثر ازل تجلیات الہیہ کا اُمینہ جمیع اسماء الہیہ و صفات ربانیہ، کمالیہ، جلالیہ، جلالیہ کا مظہر جامع اسم خداوندی کا محل ظہور ہے۔ جسے مختلف ناموں سے تعبیر کیا گیا کبھی صادر ازل عقل کل، نقطہ اولیٰ، تجلی نور کہا گیا ہے اور علماء متکلمین و علماء متاہلین نے حقیقت نورانیہ محمدیہ کے عنوان سے بیان کیا ہے۔ اب علماء ربانین کے اقوال جو حقیقت نورانیہ سے متعلق ہیں زیر فرط اس کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

حقیقت نورانیہ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ و آلہٖ و سلم کو حقیقت کیوں کہتے ہیں ،
سرکارِ عمدۃ العلماء علامہ ابو الحسن المروندی ارشاد فرماتے ہیں !

حقیقت محمدیہ نورانیہ کو حقیقت اس وجہ سے کہتے ہیں کہ یہی اصل اور ثابت ہے جو مشیت سے صادر ہونے کے باعث جمیع موجودات پر سابق ہے دیگر موجودات حقیقت نہیں بلکہ مجازات ہیں جو حقیقت محمدیہ کی بدولت تحقیقی اور مثبت طور پر قائم ہیں، اور کوئی شے بھی اس کی طرف نسبت دیے بغیر اس کی طرف امتنباد کیے بغیر درست نہیں اور کسی موجود کی طرف فیوض خداوندی میں سے ذرہ بھر بھی فیض نہیں پہنچ سکتا مگر یہ کہ وہ فیض رساں اہل ہی اس کا سبب اور اسی کا راستہ ہے اور یہی وہ امر الہی ہے۔ جس کے ساتھ ہر شے قائم ہے۔ جلاشیاء کا قیام اس حقیقت محمدیہ کے ساتھ قیام تحقیقی نہیں بلکہ قیام صوری ہے۔ اور حاصل یہ کہ حقیقت محمدیہ ہی وہ نور الہی ہے جس سے شعاع نورانیہ ظاہر ہوتی ہے۔

ملاحظہ فرمائیں !

۵ افادات

اول: حقیقتِ نورانیہ محمدیہ کو حقیقت اس لیے کہتے ہیں کہ یہ خلقِ اول اور مادرِ اول ہے۔

دوم: یہ حقیقتِ نورانیہ حقیقتِ اس کے بعد تمام موجوداتِ حقیقت نہیں بلکہ مجازات ہیں۔

سوم: حقیقتِ نورانیہ محمدیہ مافوقِ الخلق اور جملہ فیوضِ الہیہ کا واسطہ ہے اور تمام فیوضِ الہیہ رحمتِ قدسیہ اور انعاماتِ ربانیہ اور اموراتِ صمدانیہ اس حقیقتِ واحدہ کے ذریعہ کائنات میں جاری ہوتے ہیں۔ اِمَادَةُ الرَّبِّ فِي مَقَادِيرِ اَمُوْنَةِ تَحْبِطُ اِلَيْكُمْ تَصَدَّرُ مِنْ بِيُوْتِكُمْ۔

چہام: جملہ اشیاء کا قیام اس حقیقتِ نورانیہ محمدیہ کے ساتھ قیامِ تحقیقی نہیں۔ بلکہ قیامِ مددِی ہے۔ یعنی حقیقتِ محمدیہ شمعِ آفتابِ الہیہ ہے اور کائنات اس کی شمع ہے بلکہ جمیع موجودات کی علتِ مادی ہی حقیقتِ نورانیہ محمدیہ ہے جو کہ منیر کائنات اور مؤثر موجودات ہے اب ہم اس اجمال کی تفصیل پیش کرتے ہیں۔

مؤثر موجودات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کافران واجب الاذعان

قال رسول الله صلى الله عليه وآله خلقنا الله نحن لاسماء مبنية ولا ارض ملحية ولا عرش ولا جنة ولا نار كنا نسبحه حين لا تسبح وتقدس حين لا تقديس فلما اراد الله بدؤا الصنعة فتق نورى فخلق منه العرش فنور العرش من نوري و نورى من نور الله وانا افضل من العرش ثم فتق من نور ابيى ابيطالب فخلق منه الملائكة فنور الملائكة من نور

ابن ابی طالب و نور ابن ابیطالب من نور اللہ و نور ابن ابیطالب
افضل من الملائكة و فتق نور ابنتی فاطمة فخلق منه السموات
والارض فنور السموات والارض من نور ابنتی فاطمة و نور
فاطمة من نور اللہ و فاطمة افضل من السموات والارض ثم
فتق من نور الحسن فخلق منه الشمس والقمر فنور الشمس
والقمر من نور الحسن و نور الحسن من نور اللہ والحسن
افضل من الشمس والقمر ثم فتق من نور الحسين فخلق منه
الجنة والحواء العین فنور الجنة والحواء العین من
نور ولدی والحسین و نور ولدی الحسین من نور اللہ و
ولدی الحسین افضل من الجنة والحواء العین - الخ
ملاحظہ فرمائیں -

بحار الانوار	جلد ۲۵	ص ۱۴/۱۷	مطبوعہ بیروت لبنان
غایتہ المرام	ص ۱۰		مطبوعہ ایران
طوالج الانوار	ص ۱۰۰		مطبوعہ ایران
الانوار النعمانیہ	جلد اول	ص ۱۷	مطبوعہ ایران چاپ نو
صحیفۃ الابرار	جلد اول	ص ۱۵۲	مطبوعہ کویت چاپ نو

ترجمہ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا کہ خداوند عالم نے ہمیں
خلق فرمایا جب نہ شامیانہ افلاک تھا نہ فرش خاک تھا نہ عرش تھا نہ بہشت
نہ ہی دوزخ کچھ بھی نہ تھا ہم اس کی تسبیح کرتے تھے جب کوئی تسبیح کرنے والا نہ
تھا ہم اس کی تقدیس کرتے تھے جب کوئی تقدیس کرنے والا نہ تھا ،
جب اللہ تعالیٰ نے اپنی صنعت کو ظاہر فرمانا چاہا تو میرے نور کی شعاع سے عرش
کو خلق فرمایا ، عرش میرے نور سے اور میرا نور نور خداوندی سے میں عرش سے
افضل ہوں پھر شعاع نور طوبیٰ سے ملائکہ خلق فرمائے ملائکہ نور علوی سے نور علی
ابن ابیطالب نور الہی سے علی ملائکہ سے افضل پھر میری دختر بلند اختر فاطمہ

صلوات اللہ علیہا کے نور کی شعاع سے ارض و سموات کی تخلیق کی ارض و سما کی تخلیق نور فاطمہ سے اور نور فاطمہ صلوٰۃ اللہ علیہا نور باری تعالیٰ سے فاطمہ سلام اللہ علیہا ارض و سما سے افضل پھر شعاع نور حسن مجتبیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شمس و قمر خلق فرمائے آفتاب و مہتاب نور حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اور نور حسن مجتبیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نور محمدی سے حسن مجتبیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام شمس و قمر سے افضل پھر شعاع نور حسینؑ سے بہشت اور حور العین خلق فرمائے بہشت اور حور العین نور حسینؑ علیہ السلام سے اور نور حسینؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام نور الیقزی سے میرا بیٹا حسینؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام بہشت اور حور العین سے افضل ہے۔ الخ

علت مادی کائنات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کے اس ارشاد حق بنیاد سے بعبارة النص واضح ہوتا ہے کہ یہ نفوس مقدسہ علت مادی کائنات ہیں عرش و کرسی ہو یا ارضین و سموات ملائکہ ہوں چہ العین بہشت و نجوم ہوں یا غمس و قمر سب شعاع نور محمد و آل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام سے خلق ہوئے ہیں یہ تمام موجودات اثر ہیں۔ اور ان کا مؤثر حقیقت محمدیہ ہے

مبدأ الموجودات

سرکار سید العلماء والمحدثین علامہ السید محمد مہدی الموسوی
اعلیٰ اللہ مقامہ کا بیان حق بنیان

ان الائمة عليهم الصلوة والسلام اقل ما خلق الله
ومبدأ الانوار العرشية والسموية والارضية والشمسية
والقمرية۔۔۔ ملاحظہ فرمائیں !

طوابع الانوار ص ۱۰۰ مطبوعہ تہران ایران

حضرات ائمہ اطہار علیہم صلوات اللہ الملک الجبار کو خداوند تعالیٰ جل شانہ نے
سب سے پہلے خلق فرمایا یہ نفوس نورانیہ مبداء الانوار عرشیہ، سمویہ، ارضیہ و شمسیہ
و قمریہ ہیں۔
(عرش آسمان و زمین، آفتاب، مہتاب کے نور کا مبداء یہ ذوات قدسیہ ہیں)

حقیقت کائنات

سرکار شیخ العلماء والمحدثین علامہ حافظ رجب علی البرسی اعلیٰ
اللہ مقامہ کا ارشاد حق بنیاد

وهی الفعیل الاول وهی العقل وهی النور الاول وهی علّة
الموجودات وحقیقة الکائنات ومصدر المحاثات ذلیل
ذلک من القدسات قوله کنت کتوا مخفیاً فاجبت ان اعرف
فخلقت الخلق لا عرف۔
ملاحظہ فرمائیں !

مشارق الزواریقین فی اسرار امیر المؤمنین ص ۲۷ مطبوعہ بیروت لبنان
یہی فیض اول ہے اور یہی عقل ہے اور یہی نور اول ہے جو علت موجودات
اور حقیقت کائنات ہے اور مصدر محاثات ہے جیسا کہ حدیث قدسی میں ارشاد
باری تعالیٰ ہے میں ایک خزانہ مخفی تھا میں نے چاہا کہ اپنی محضرت کمرؤں تو میں
نے ”المقصود“ کو معرفت کے لیے خلق کیا۔

توضیح : قوله فاجبت ان اعرف اشارۃ الی ظهور الصفات
”قوله“ فخلقت الخلق لا عرف اشارۃ الی ظهور الافعال و
انتشار الموجودات۔

ملاحظہ فرمائیں !

مشارق الزواریقین فی اسرار امیر المؤمنین ص ۲۸/۲۷ مطبوعہ بیروت لبنان

فاجبت ان اعرف میں ظہور صفات الہیہ کی طرف اشارہ ہے اور خلقت الخلق لا اعرف میں ظہور افعال اور انتشار موجودات کی طرف اشارہ ہے یعنی اول ما خلق حضرات محمد و آل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام سے صفات الہیہ کا ظہور ہوتا ہے اور فیض خداوندی بھی انہی نفوس نورانیہ سے جاری ہوتا ہے کیونکہ یہ یہ عملہ الیزدی ہیں۔

مصدر مخلوقات

سرکار شیخ الاسلام علامہ شیخ عبد العالی الہری الطہرانی علی اللہ مقامہ
کا بیان حق ترجمان

سب سے پہلے خلائق عالم نے ایک نور خلق فرمایا جو تمام اوزار کا مصدر جمع خزانہ اور مرکز ہوا اسی نور سے تمام اشیاء ممکنہ کو نورانیت اور قوت برقصہ عطا ہوئی اسی طرح کہ پھر اس نور سے ایک طین خلق فرمائی اور اس طین سے متعدد اقسام کی طینیں خلق فرمائیں اور ہر طین سے اوزار و اقسام کے اجسام و اجرام خلق فرمائے اور جب ان اجسام و اجرام اور ہر نیاکل و صورت کے قالب بن کر تیار ہو گئے تو پھر ان میں اسی نور اقل کی شعاعوں کو جاری و ساری فرمایا۔
لاحظہ فرمائیں !

مواظظ حسنہ ص ۳۱۰ مطبوعہ لاہور

یعنی جمیع عوالم علویہ و سفلیہ اور ان کے قالب جسمیہ و مایکلی نوعیہ کا مادہ و روح یہی ذوات قدسیہ ہیں۔ یعنی کارگہ حیات و خاکدان مادی میں شمع حیات انہی نفوس نورانیہ کی بدولت ہے اور یہی معنی ہے معیت قیومیہ الہیہ کا۔

تاجدار ولایت مطلقہ کلیہ کا مقام ذوا حشا

سرکارِ حجۃ الاسلام والمسلمین قاطع الرواہین فاتح المقصرین آیۃ اللہ العظمیٰ
الامام المجاہد العلامة سید روح اللہ الموسویٰ الحینی ادام اللہ ظلالہ العالی
کابیان حقیقت ترجمان

فہم مقتول مولیٰ الموحدین وقدوة العارفين امیر المؤمنین
صلوٰۃ اللہ علیہ واعلیٰ الہ اجمعین کنت مع الانبیاء باطناً ومع
رسول اللہ ظاہراً فانہ علیہ اسلام صاحب الولاية المطلقة الكلية
والولاية باطن الخلافة والولاية المطلقة الكلية باطن الخلافة الکذائیہ
فہو علیہ اسلام بمقام ولایتہ الكلية قائم علی کل نفس بما کسبت و
مع الانبیاء معیۃ قیومیۃ ظلیۃ النبیۃ ظل المعیۃ القیومیۃ الحقۃ
الالہیۃ الا ان الولاية لما كانت فی الانبیاء اکثری لخصمہم بالذکر
ملاحظہ فرمائیں !

مصباح الہدائیۃ الی الخلافة والولاية ص ۱۹۶ مطبوعہ ایران

حضرت مولیٰ الموحدین قدوة العارفين امیر المؤمنین صلوٰۃ اللہ علی الہ اجمعین
فرماتے ہیں کہ میں تمام انبیاء کے ساتھ پوشیدہ تھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
کے ساتھ ظاہر و باطن میں یہ اس لیے فرمایا ہے کہ آپ صاحب ولایت مطلقہ کلیہ
ہیں۔ اور ولایت باطن خلافت ہے اور ولایت مطلقہ کلیہ باطن خلافت مطلقہ کلیہ
الہیہ ہے چونکہ حضرت امیر المؤمنین علیہ اسلام ولایت کلیہ مطلقہ کے مقام پر فائز
ہیں لہذا ہر ایک کے ساتھ موجود ہیں۔ اور اس کے اعمال پر شاہد اور جمیع اشیاء
کے ساتھ موجود ہیں۔ بمعیت قیومی الہی جو کہ معیت قیومی حقیقی الہی کا ظل ہے۔
لہذا جو چیز بھی ہے اس کے ساتھ موجود ہیں اسی جنبہ ولایت کلیہ میں انبیاء سابقین
علیہم الصلوٰۃ والسلام میں موجود تھے حضرت امیر المؤمنین علیہ اسلام جمیع اشیاء کے ساتھ موجود ہیں

اس لیے کہ کوئی شے اس وقت تک وجود میں آتی ہی نہیں جب تک یہ ذوات مقدسہ اس کے ساتھ بحکم نفیس موجود نہ ہوں اور ان نفوس نورانیہ کا قیام قیومی حقیقی الٰہی کا ظل ہے۔

حضرت امیر المؤمنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جمیع موجودات کے ساتھ موجود ہونے کی اصل وجہ یہ ہے کہ یہ ذوات مقدسہ علت مادی کائنات میں اور جمیع عوالم ان کے نور سے خلق ہوئے ہیں اس لیے تمام کائنات انہی ذوات مقدسہ کے نور سے منور ہے یہ انوار قدسیہ الٰہیہ شعاع آفتاب الٰہیہ اول ماصدر اور یہی حقیقت واحد ہے کہ جس کا طلوع مریاٹے مختلفہ سے ہو رہا ہے نوریشرق من صبح الاذل فیلوح علی صہیا کل التوحید آثارم حقیقت محمدیہ ایک نور ہے جس نے صبح اول سے تجلی دیکھائی اور توحید کے ہیاکل پر اس کے آثار روشن دلائل ہو گئے اور یہی نقطہ اول ہے کہ خداوند قدوس و منان نے ان کا صدور اپنے نور عظمت و جلال سے ایسے فرمایا جیسے آفتاب سے اس کی شعاع پھوٹتی ہے لہذا یہی سبب الاسباب اور علت العلل اور ذریعہ معرفت الٰہی ہیں اور یہی ذوات قدسیہ نقطہ محل ظہور خدا اور محل ظہور اسم جامع خداوندی ہیں۔ لہذا جمیع کمالات الٰہیہ جلالی ہوں یا جمالی، تمکیدی ہوں یا تشریحی انہی سے ظہور پذیر ہوئے ہیں اور انہی نفوس قدسیہ کے نور کی شعاع نورانیہ سے کائنات منور ہے یہی ذوات مقدسہ مرکز دائرہ امکان اور مؤثر کائنات ہیں جو کہ روح الارواح اور نور الانعاج ہیں۔ ہر چیز انہی کے ارتباط سے مرتبط اور انہی کے انقباض سے منضبط ہے ہر جگہ انہی کا رنگ نمایاں ہے طبقات فلکی پر انہی کی پرتبہ ہے اور طرائق سماوی میں انہی کی روشنی ستاروں کے چراغوں میں انہی کے نور کی ٹوہ ہے اور خمس و مقرر میں انہی کی فضا سے آسمانوں میں انہی کا جلال ہے اور قطعہارضی پر انہی کا جمال ہے۔ پہاڑیوں کی بلندیاں ہوں یا وادیوں کے نشیب ہوں، دریاؤں کی روانیاں ہوں یا سمندر کی نہیب ہر جگہ انہی کا کمال نظر آتا ہے اسی لیے کہ یہی ذوات قدسیہ علل اربعہ کائنات ہیں علت غائی ہو یا علت مادی، علت مہوری ہو یا علت ہفافی علی تمام علتوں کے لیے یہ علت العلل اور سبب الاسباب ہیں۔

علت عالی آمدن موجب فاعلی کہ شد
 صادر اولی شد اس موجود ثانوی کہ شد
 نقص طابع و ہر رامایہ کالی کہ شد
 ضعف وجود عقل را نشاء بر ولی کہ شد
 گوئی اگر ولی حق گو معیت آن ولی کہ شد
 حضرت والی ابوبار سمل علی علی

یہ اظہر من الشمس ہے کہ ہر اثر اپنے مؤثر کے تابع اور ہر نذر اپنے منیر کے تابع ہے اور چونکہ حضرات محمد و آل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام منیر کائنات ہیں اور جمیع عوالم کے مؤثر ہیں لہذا جمیع ہا کان و ہا یکون ان ذوات قدسیہ کے آثار و انوار ہیں۔ اس لیے ہر جگہ اور ہر وقت موجود ہیں اس لیے یہ روح کائنات ہیں اور موجودات عالم کے ہر موجود سے اسی روح اعظم کی شعاعیں پھوٹ رہی ہیں یہی معیت قیومیہ الہیہ ہے۔ اس لیے کہ ذات واجب الوجود کو ممکن و حادث سے ارتباط ممکن نہیں مگر ایسی ذات قدسی صفات کے ذریعہ جو واجب امکان و دوزن شان کی حامل ہو۔

تا مجمع امکان وجوب نہ نشد

مورد متعین نہ شد اطلاق اعم را

تقدیر نشانید بہ یک ناقہ دو محمل

سلمائے حدوث تو دیلائے قدم را

ہم حادث ہیں اور ہمارے ساتھ جن معیت قیومیہ الہیہ کا ہے اس حادث ذاتی کی شان بھی ہے۔ اور یہی مقام برزخ ابراز ہے اور حضرت محمد و آل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام واجب امکان کے درمیان برزخ کبریا اور حجاب اللہ الاعظم الاعلیٰ ہیں۔

حدیث حقیقت فرمودہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام
 ملاحظہ فرمائیں : فصل الخطاب ص ۱۱ کتاب البین ص ۱۱

سرکار شیخ الفقہاء والمجتہدین آیتہ اللہ فی العالمین الامام
الراصلی الشیخ میرزا موسی اسکوئی اطہارہی اعلی اللہ مقامہ نور اللہ
عمریکہ کا ارشاد حق بنیان

حقیقت محمدیہ مشیت ایزدی کا محل اور ان کے قلوب نورانیہ اس
کے ظرف ہیں۔ دنیا میں ہر وہ چیز جو مشیت سے متعلق ہے ان کے
واسطے سے ظاہر ہوئی اور وہی سبب اعظم ہیں۔ وہ صراط اقوام ہیں۔ امام
جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ارادۃ الرب فی مقادیر امورہ
تہبط الیکم ویصدر من بیوتکم۔ ارادۃ خداوندی اپنے مقادیر کے
ساتھ آپ پر نازل ہوتا ہے آپ ہی کے کاشانہ اقدس سے صادر ہوتا ہے
وللہ المثل الاعلی تمام افعال و حرکات اور آثار جن کا صدور اعضائے ظاہرہ
یعنی ہاتھ، پاؤں، آنکھ، کان، منہ وغیرہ سے ہوتا ہے حرکت جسمیہ سے صادر
ہوتے ہیں۔ اور ان کی نسبت بھی اس کی طرف ہوتی ہے اور حرکت جسمیہ حرکت
نفسیہ سے صادر ہوتی ہے اور حرکت نفسیہ حرکت قلبیہ سے بس آثار و احکام اور
مشیتوں کا محل اور مفتاح قلب ہی ہے اور وہی سبب اعظم ہے کیونکہ بغیر حرکت
قلبیہ کے کوئی شے صادر نہیں ہوئی چنانچہ قلب ہی ہے جو تیری چاہ اور
ارادوں کا محل ہے ہر شے کی حرکت قلب سے ہے اور حرکت نفسیہ سے جب کہ
حرکت جسمیہ تیرے اعضائے ظاہرہ سے صادر ہوتی ہے اسی سے حقیقت
محمدیہ کو بھی سمجھ لیں جو مشیت ایزدی کا محل اور نمائندہ ارادہ خداوندی
ہے قلب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ مشیت ایزدی کا ظرف ہے چونکہ کائنات
کے ذرے ذرے کا ظہور ان ہی کے توسط اور واسطے سے ہوا ہے۔ لہذا وہ
تمام عوامل پر محیط ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں !

احقاق الحق ص ۴۶۵، ۴۶۶ مطبوعہ کویت چاپ نو

افادات

اول : حقیقتِ نورا نبر محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشیتِ ایزدی ہے حضرت
ولی اللہ الاعظم حجتہ ابن العسکری ارواحنا فداه علیہ السلام اللہ تعالیٰ فرمے الشریف فرماتے ہیں۔
قلوبنا ادعیۃ لمشیۃ اللہ فانماشاء اللہ ویقول وما
تشاؤن الا ان یشاء اللہ۔

ملاحظہ فرمائیں !

تفسیر مرآۃ الازار ص ۶۸ مطبوعہ قم مقدسہ

کامل بن ابراہیم سے مروی ہے کہ وہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام
کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ سلام و آداب کر کے بیٹھے ہی تھے کہ
حضرت ولی اللہ الاعظم ارواحنا فداه تشریف لائے اور آتے ہی ان کا کامل
بن ابراہیم نام لے کر فرمایا۔

اے کامل بن ابراہیم تو خدا کے ولی اور حجت کے پاس مغفرت کے اعتقادات
کے متعلق دریافت کرنے آیا ہے پس سن لے کہ وہ جو ہمارے بارے میں عقائد
اور نظریات رکھتے ہیں وہ اس میں جھوٹے ہیں بلکہ ہمارے قلوب تو مشیتِ خداوندی
کے ظرف ہیں جب وہ چاہتا ہے تو ہم چاہتے ہیں جیسا کہ خود اس نے فرمایا ہے
کہ اے محمد و آل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام آپ تو بس وہی چاہیے
ہیں جو خداوند عالم چاہتا ہے۔

دوم : چونکہ ہمارے جسم انسانی کے تمام افعال و حرکات ہمارے دل کے ماتحت
ہیں ہمارا دل چاہتا ہے تو چلتے پھرتے ہیں دل چاہتا ہے تو کھلتے بیٹے ہیں، یعنی
ہمارے تمام افعال قلب کے ماتحت، پس حقیقتِ محمدیہ جو کہ مشیتِ الہیہ
کا محل و قلب اللہ الواعی ہے کائنات کی تمام حرکات و سکنات اسی کے تابع ہیں

اسی لیے زیارت جوادئیہ میں وارد ہے بھلا نہ حرکت المحركات و کجار الاوار ج ۱۰۲) اے اہل بیت آپ کے ذریعہ متحرکات حرکت میں ہیں اور ساکن سکون میں گتے ہیں۔ اعضاء انسانی قلب انسانی کے ماتحت ہیں۔ اس کی چاہت کے بغیر حرکت نہیں کرتے اور جمیع ارضی و سماوی خواہ شمس ہو یا قمر ستارے ہوں یا سیارے جن ہوں یا ملائکہ اور ملائکہ مقربین ہوں یا مؤکلین و مدبران اور انسان ہوں یا حیوانات، پرندے ہوں یا درندے، ابر و باد ہو یا برف و پانی جملہ موجودات و مخلوقات حضرات محمد و آل محمد علیہم السلام کے تابع اور فرمانبردار ہیں اس تمام کائنات کا نظام حقیقت محمدیہ کی بدولت چل رہا ہے جمیع عوالم امکانیہ کا مکمل نظام اور مکمل کنٹرول یا ذن اللہ حضرت محمد و آل محمد کے اختیار میں ہے اور یہ ذوات مقدسہ یا مبراہی مدبر العوالم اور متصرف فی کائنات اور چہان ہستی کی روح ہیں۔

ذالک فضل اللہ یؤتی من یشاء ۔

باب دوم

روحِ جہانِ ہستی

سرکارِ آیتہ اللہ العظمیٰ امام میرزا احسن الخائری الاحقاقی دام
ظلہ العالی نے ارشاد فرمایا۔

حضرت صادر ازل یا عقل کل ویا حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ است کہ خالق توانا
دربارہ او میفرماید لولاک لما خلقت الافلاک معنی این جملہ خیلی سادہ است و برنجی بلذمت
بسیار تفسیر و تاوید میکنند و بہترین تفسیر کنندگان فقط علت غائی بودن آنحضرت را ثابت
نمایند در صورتیکہ آن حقیقت نوربہ در واقع روحِ جہانِ ہستی و جوہرِ اعراضِ تکوین است
و مقصود خدا نے اکبر از ایجاد عالم مہمان ذاتِ شعشعائی بودہ و سائر موجودات فروغ
و اغصانِ میوہ ادراق آن شجرہ طیبہ و زینت و جلال آن شاہنشاہ و طفیلی آن اصلی اخیل
است چنانکہ مقصود از خلقت آدم و عالم اصغر تمنا حقیقت آدمیت است و این
ہمہ اعضاء و جوہر حماہ طفیلی و قوالب است و امر و تدبیر آنہا دید قدرت و ارادہ حقیقت
آدمی است البتہ یا ذن اللہ تعالیٰ و ارادہ و بالآخرۃ مدبر جہانِ تکوین ہمان استاد و اشگاہ تشریع
است و ولایتش بر طبق نبوت اوست اما بامر و امداد حضرت رحمان و وظیفہ سنگین خود
را انجام میدہد۔

ملاحظہ فرمائیں کتابِ مستطاب نامہ آدمیت جز دوم ص ۲۵۲ تا ۲۶۱ مطبوعہ تبریز ایران۔
حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ صادر ازل یا عقل کل ہے۔ خالق مطلق نے آپ کے
متعلق فرمایا، لولاک لما خلقت الافلاک، اگر آپ نہ ہوتے تو میں افلاک کو خلق ہی
نہ کرتا۔ یہ جملہ بہت آسان اور سادہ ہے۔ اس کی تاویل و تفسیر میں بہت کچھ کہا گیا ہے
اور بہترین تفسیر و تشریح یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ علت غائی کائنات ہیں
اس صورت میں حقیقت محمدیہ جہانِ ہستی کے لیے روح ہیں۔ اور جوہرِ اعراضِ تکوین
ہے۔ اور آپ مقصود خداوند و ذوالجلال جملہ موجودات عالم اسی ذاتِ شعشعائی کے باعث

ہیں یہی وہ شجر طیبہ ہے جو اصل اصیل اور زینتِ جلال ہے۔ جمیع موجودات اسی شجر طیبہ کے پتے ٹہنیاں اور پھل ہیں۔ چونکہ مقصود خلقت آدم اور کائنات صرف حقیقت آدمیت ہے اور یہ اعضاء و جوارح طفیلی اور حقیقت محمدیہ کے تابع ہیں۔ اس عالم صغر (کائنات) کی تدبیر باذن اللہ تعالیٰ آنحضرت کے دست قدرت ہی ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ باذن تعالیٰ چلن تکوین کے مدبر اور دانش گاہ تشریح کے استادی ہیں یعنی ولایت تکوینیہ و ولایت تشریعیہ و دونوں کے مالک ہیں۔ آپ کی ولایت تکوینی آپ کی نبوت کے مطابق ہے۔ اور آپ خدا نے رحمن کے امر و مادہ سے اس وظیفہ کو سرانجام دیتے ہیں۔ اللہم صلی علی محمد و آل محمد۔

نکات اعتقادیہ

حضرت مرجع اعظم امامِ احقاقی ادام اللہ ظلہ العالی کے اس بیانِ حق بنیان سے مندرجہ ذیل نکات اعتقادیہ اور حقائقِ نوزانیہ منکشف ہوتے ہیں۔

اولاً: حقیقت محمدیہ عقلِ کل اور صادرِ اقل ہے جس کے متعلق خالق نے فرمایا لولاک لما خلقت الافلاک۔ اگر آپ نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا۔

ثانیاً: (الف) حقیقتِ نوزانیہ محمدیہ جہانِ مستی کے لیے روح اور جوہرِ اعراض تکوین ہے جس طرح روح جسم میں تصرف رکھتی ہے اور اعضاء کی تدبیر کرتی ہے اسی طرح حقیقتِ نوزانیہ محمدیہ جو کہ عالم امکان کی روح ہے وہ تمام کائنات کے لیے مدبر اور متصرف فی العوالم ہے۔

(ب) روح جسم انسانی میں کسی ایک مقام پر مقید نہیں، بلکہ تمام اعضاء میں موجود ہے تو جو جہانِ ہستی کے لیے روح ہے، یعنی حقیقت محمدیہ وہ بھی ایک جگہ محدود نہیں بلکہ عالم امکان کے ذرے ذرے پر موجود ہے اور حاضر و ناظر ہے۔ پھر اس کا علم بھی احاطی حضور ہی ہے نہ کہ ارادی۔

(ج) جسم انسانی کی حرکات و سکنات روح کے تابع ہیں۔ پس عالم امکان کی ہر حرکت اور ہر سکون فرمانِ اہل بیت کے تابع ہے۔ بغیر روح کے نہ ہاتھ حرکت کر سکتا ہے،

نہ آنکھ دیکھ سکتی ہے، نہ زبان بول سکتی ہے اور نہ پاؤں حرکت کر سکتے ہیں تو جو جہان ہستی اور عالم امکان کی روح ہے اس کے اذن و امر کے بغیر نہ آفتاب ضیاء پاشی کرتا ہے اور نہ چاند طلوع ہوتا ہے۔ نہ ستاروں کے قمتے جگمگاتے ہیں نہ بارانِ رحمت نازل ہوتی ہے نہ عزرائیل کسی کی روح قبض کر سکتا ہے۔ اور نہ شکم مادر میں بچے کی تصویر کشی کرنے والے فرشتے صورت بنا سکتے ہیں اور نہ ہی کوئی لفظ رحم میں منعقد ہوتا ہے۔ جب تک روح کائنات مدبر ممکنات اہل بیت اطہار صلوٰۃ اللہ علیہم حکم نہیں دیتے اسی لئے زیارت جواد یہ میں وارد ہے۔

وَبِهِمْ سَكَنَتِ السَّوَاكِينُ وَتَحَرَّكَتِ الْمَتَحَرِّكَاتُ

ملاحظہ فرمائیں، دادی اسلام ۳۲۶ مطبوعہ ایران، بجاہ الانوار جلد ۲۔ اص لمبور لبنان
اے اہل بیت علیہم السلام آپ کے حکم سے ساکن سکون میں ہیں اور متحرک حرکات کر رہے ہیں۔
ثالثاً؛ حقیقت محمدیہ ہی اصل عالم و مرکز انوار روح الارواح اور لوز الاشباح ہے اور
جملہ عوالم اسی سے فیض یاب ہو رہے ہیں یہی وہ شجرہ طیبہ ہے جو عالم امکان میں سب سے پہلے لگا۔ یہی شجرہ طیبہ ہے جس کے پتے و ٹہنیاں اور پھل موجودات عالم ہیں۔
یعنی حقیقت محمدیہ سبب الاسباب اور علت العلل ہے کائنات کی علت غائی ہو یا
علت مادی، علت صورتی ہو یا علت فاعلی۔ یہ حقیقت واحدہ ہے جس کا سراپا مختلفہ
سے ظہور ہو رہا ہے۔

توقع مبارک

حضرت استاذی الاعظم شیخنا الاکرام رئیس العلماء المتکلمین استاذ الفقہاء المجتہدین
آیتہ العظمیٰ امام السید عبد اللہ علی الموسوی السبزواری دام ظلہ العالی علی رؤس المؤمنین کی خدمت
اقدس میں چند سوالات پر شمل ایک عرضہ پیش کیا جن میں سے ایک سوال یہ تھا۔
کیا اہل بیت صلوٰۃ اللہ علیہم مؤثر کائنات اور مدبر عوالم ہیں؟
امام سبزواری ردی نے جواب میں ارشاد فرمایا !
علت غائیہ کجا د عالم حضرت ختمی مرتبت میباشد و علت غائیہ در وجود فعل بدخلیت وارد

ترجمہ توقع !

حضرت ختی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ علّت غائی ایجاد عالم میں۔ اور علّت غائی وجود فعل میں بدخلیت رکھتی ہے۔

بقول عارف ع

علّت غائی آمد آن موجب فاعلی کہ شد صادر اول شملں موجہ ثانوی کہ شد
نقص طبائع دھرا مایہ کا علی کہ شد ضعف وجود عقل را منشاء بر ولی کہ شد
گوئی اگر ولی حق کو عیت آن ولی کہ شد
حضرت الی الہی باذہان علی علی

حضرات اہل بیت علیہم السلام کا اصل عالم نور الاشباح و روح الارواح اور مؤثر کائنات ہونا اور تمام کائنات کا علل اربع ہونا ہمارے علمائے امامیہ نے اپنی تصانیف مبارک میں درج فرمایا ہے اس وقت ہم قاطع الہامین آیتہ اللہ فی الارضین امام سید روح اللہ الموسویٰ الخمینی دام ظلہ کا مبارک نظریہ درج کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔
(طوالت کے باعث ترجمے پر اکتفا کرتے ہیں)

ہم نے اولہ قطعہ سے ثابت کیا ہے کہ حضرات محمد و آل محمد سلام علیہم اجمعین مبداء عالم وجود ہیں۔ (یعنی مبداء موجودات ہیں) اور ہم ان نفوس مقدسہ کے طفلی ہیں، خداوند عالم نے ان کو اس جہان کی خلقت سے صد ہزار و ہر بیشتر خلق فرمایا، چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمودہ حدیث اس مضمون کے متعلق وارد ہے آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ نے عرش و کرسی کو میرے نور سے خلق فرمایا اور خدا کی قسم میرا نور عرش و کرسی سے افضل ہے اور فرشتوں کو حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کے نور سے خلق کیا اور خدا کی قسم نور علیٰ ملائکہ سے افضل ہے۔ سات زمینوں اور سات آسمانوں کو نور فاطمہ سے خلق فرمایا اور حضرت ذوالجلال کی قسم حضرت سیدہ فاطمہ زہرا صلواۃ اللہ علیہ کا نور ارض و سما سے افضل ہے، شمس و قمر حضرت امام حسنؑ کے نور سے پیدا فرمائے اور خدا کی قسم حضرت امام حسن علیہ السلام کا نور آفتاب و مہتاب سے افضل ہے، بہشت و جہان جنت کو حضرت امام حسین علیہ السلام کے نور سے خلق فرمایا اور خدا کی قسم حضرت امام حسین علیہ السلام کا نور

بہشت و حوران جنت سے افضل ہے۔

اس قسم کی بہت سی روایات موجود ہیں اور جن کے دلوں میں نور ولایت حقہ کی روشنی ہے۔ وہ اس بات کی طرف متوجہ ہیں کہ یہ ذوات مقدسہ مبداء موجودات ہیں اور باقی کون مکان انہی کے ذریعہ وجود میں آئے ہیں جیسا کہ ہمارے مولا امیر علیہ السلام نے فرمایا، ”نحن صنائع ربنا والخلق بعد صنائع لنا“

پس یہ نفوس نورانیہ مہابت فیض الہی (فیوضات الہیہ کے نزول کا مرکز) معدن حکمت خداوندی اور قدرت پر دو گار کے سرچشمے اور مشیت ایزدی کے محل ہیں جیسا کہ حضرت کثاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک زیارت میں فرمایا جو کہ کافی شریف میں موجود ہے۔

”ارادة الرب في مقادير اعوده تهبط اليكم وتصدر من ميوتكم“

اے آل محمد و آل محمد حق تعالیٰ کا ارادہ مقدمہ امور کے متعلق آپ پر نازل ہوتا ہے اور پھر آپ کے دولت سر سے صادر ہوتا ہے پس یہ ذوات مقدسہ قبلہ آفاق اور باب اللہ علی الاطلاق ہیں اور ان کی طرف توجہ کا کرنا اللہ کی طرف توجہ کرنا ہے چنانچہ زیارت میں وارد ہے۔

”من ارادة الله بربكم ومن وحده قبل عتكم ومن تصدده توجه بكم“
جو اللہ کا ارادہ کرے تو ابتدا آپ سے کرتا ہے اور جو اس کی توحید کا قائل ہو تو آپ کے سبب سے عقیدہ توحید قبول کرتا ہے اور جو اس کا قصد کرے آپ کی طرف توجہ کرتا ہے، آپ نے فرمایا،

”نحن وجه الله الذي يتوجه به اليه الاولياء“

ہم ہی وجہ اللہ ہیں جن کی طرف اس کے چاہنے والے توجہ کرتے ہیں اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت میں وارد ہے۔

السلام على اسم الله الرضی ووجهه المحیی۔

سلام ہو اللہ کے اسم رضی اور روشن رخ پر

پس یہ نفوس نور یہ تمام عوالم کے قبلہ ہیں اور ہر عالم میں ان عوالم کے مطابق

یہ قبلہ گاہ رہے۔ حتیٰ کہ اس عالم جسمانی میں ہیکل بشریٰ میں ظاہر ہوئے۔
 خَلَقَكَ اللَّهُ النَّوَاءُ افْجَعْلَكَم بَعْرُشَهْ مَحْدَقِينَ حَقِي مِنْ عَلَيْنَا
 بَكَمْ فَجَعْلَكَم فِي مَيُوتِ اِذْنِ اللّٰهِ اِنْ تَرْفَعْ وَيَدُكَ فَيَحْمِلُ اسْمَهُ
 اللہ تعالیٰ نے آپ کو نور بنایا جو اس کے عرش کو گھیرنے والے تھے یہاں تک کہ
 آپ کے سبب احسان کیا اور آپ کو ان گھروں میں نازل فرمایا، جن کی تعظیم کا اس
 نے حکم دیا اور ان گھروں میں اس کا ذکر کیا جاتا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں۔ پرواز اور ملکوت جلد اول ص ۲۷۲/۲۷۳ مطبوعہ ایران

حضرت امام امت کے اس بصیرت افروز بیان حقیقت تبرجان سے علمائے حقہ
 کے مبارک نظریہ کی پوری پوری تائید و توثیق ہوتی ہے نیز اقرار اہل بیت کی تجلیاں
 عارفین کے دلوں کو منور کرتی ہیں اور مقصرین کے سیاہ دلوں میں آگ لگاتی ہیں
 اور مندرجہ ذیل اعتقادی نکات مرتب ہوتے ہیں۔

اول: حضرات محمد و آل محمد علیہم السلام مبداء موجودات ہیں۔
 دوم: تمام موجودات عالم انہی ذوات مقدسہ کے نور سے خلق ہوئی ہے۔ لہذا یہ ذوات
 مقدسہ کائنات کی علت مادی بھی ہیں۔

سوم: چونکہ عرش و کرسی، حور و ملک، شمس و قمر، ارض و سماء اور پھر زمین (مٹی) سے
 پیدا ہونے والے سب ان کے نور سے خلق ہوئے ہیں۔ لہذا یہ ذوات مقدسہ
 مؤثر کائنات ہیں، اور منیر موجودات ہیں۔

چہارم: فیوض الہیہ کا مرکز، حکمت الہیہ کا خزانہ اور قدرت پروردگار کے سرچشمے
 اور مشیت الیزدی کا محل اہل بیت اطہار ہیں۔

فلذو ند عالم کا ارادہ ان پر نازل ہوتا ہے اور یہ اس کو ناقہ کرتے ہیں۔
 پنجم: ان کی طرف توجہ کرنا اللہ کی طرف توجہ کرنا ہے لہذا جو اللہ کو پکارنا چاہیے۔
 وہ انہی کو پکارے۔ اور جو اس سے مانگنا چاہے ان سے مانگے یہی اس کے
 اسم و مثل و مظہر ہیں۔ لہذا یا علیؑ اور کنی کہنا یا صاحب الزماں اور کنی کہمت
 شرک نہیں۔ بلکہ عین توحید ہے۔ اور ان سے مدد طلب کرنا اور حاجت

طلب کیا میں توحید ہے۔ البتہ ان کو چھوڑ کر ان کا وسیلہ ترک کر کے خدا سے مانگنا کفر و الحاد ہے۔

ششم: یہ ذوات قدسیہ وجہ اللہ ہیں، اور یہ وہی رخ الہی ہے جس کی طرف اس کے ادلیا، متوجہ ہوتے ہیں، نیز یہی وجہ اللہ ارض و سماء، مشرق و مغرب ہر جگہ موجود ہے، چنانچہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔
قال ابو عبد اللہ یا داود نحن الصلوٰۃ فی کتاب اللہ ونحن الزکوٰۃ ونحن الصیام ونحن الحج ونحن الشهر الحرام ونحن البلاد الحرام ونحن کعبۃ اللہ ونحن قبلۃ اللہ ونحن وجہہ اللہ قال تعالیٰ فایما تلووا فثم وجہہ اللہ۔

ملاحظہ فرمائیں تفسیر مرآۃ الانوار ص ۲۱۸/۲۱۹ مطبوعہ قم مقدسہ ایران

صحیفۃ الابرار جلد اول ص ۲۸۲ مطبوعہ کویت

طوالح الاطوار ص ۵۹ مطبوعہ تہران ایران

ثقتہ جلیل جناب داؤد دین کثیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

ہم صلوٰۃ ہیں خدا کی کتاب میں (نماز سے مراد ہم ہیں) ہم زکوٰۃ اور روزہ ہیں ہم ہی حج اور محترم مہینہ اور مقدس شہر ہیں، ہم کعبۃ اللہ ہیں، ہم ہی وجہ اللہ ہیں۔ جس کے متعلق خدا نے فرمایا۔

فایما تلووا فثم وجہہ اللہ۔ سورۃ مبارکہ البقرہ آیت نمبر ۱۱۵

جبر صریح کرو گے پس وہیں وجہ اللہ ہے۔

یعنی اہل بیت علیہم السلام ہی وہ وجہ اللہ ہیں جو ہر جگہ موجود حاضر و ناظر ہیں۔ ہر مقام، حضرات محمد و آل محمد علیہم السلام کو خدا نے نور بنایا جو اس کے عرش کو گھیرنے والے تھے۔ البتہ یہ مخلوقات کی ہدایت کے لیے مختلف عوالم میں جلوہ گر ہوئے۔ اس اجمال کی تفسیر یوں ہوتی ہے۔ کہ عالم انوار میں لباس نورانی شکل نورانی میں ظاہر ہوئے۔ عام عقول میں لباس و شکل عقلانی ظاہر ہوئے۔

ارواح میں لباس روحانی عالم طبائع میں لباس و صورت طبائی عالم مواد
 جسمیہ میں لباس و صورت، صہائی عالم مثل میں لباس مثالی، عالم افلاک
 میں لباس فلکی، عالم ملکوت میں لباس و صورت ملکوتی اور عالم ناسوت
 میں لباس و صورت ناسوتی حتیٰ کہ جب اس عالم میں ظہور فرمایا تو لباس
 بشری اور صورت بشری میں تشریف لائے۔ جیسے جیسے امت اور عالم تبدیل
 ہوئے انہوں نے لباس تبدیل فرمایا اور حتیٰ کہ ہماری ہدایت کے لیے
 لباس بشری میں ظاہر ہوئے۔ لیکن ان کی حقیقت اصلی نور ہے جس
 نے عرش کو گھیرے میں لیا ہوا ہے۔

اللہم صل علی محمد وآل محمد



ہماری جدید مطبوعات

* احقاق الحق و ابطال الباطل *

اصلاح الرسوم الظاہرہ کا جواب

مہدی آخر الزمان علیہ السلام

* علم شہادت اور معصومین *

حصولِ مراد

* معرفت نفس الہیہ *

تجلیات و لائیت

* نامہ آدمیت (جز دوم) *

برہان المبین

نریطبع *

کشف الحجاب

اسرار غیبی

*

حدیقتہ المعاصر

* کفایت المؤمنین *

ولایت اہلبیت کے بنیادی عقائد پر مبنی شب و روز کے اعمال
ہر مومن و مولیٰ کے گھر جس کا ہونا ضروری ہے

پوسٹ بکس نمبر ۱۵۲
اسلام آباد - پاکستان

دار التبلیغ الجفریہ